۲۱ جولائی ۱۹۸۱ء

THE
MESSENGER
FORTNIGHTLY NEWSPAPER

پندرہ روزہ
پیغامبر

پبلشر و ایڈیٹر: سہیل اختر
فون نمبر
Tel. (416) 267-8006

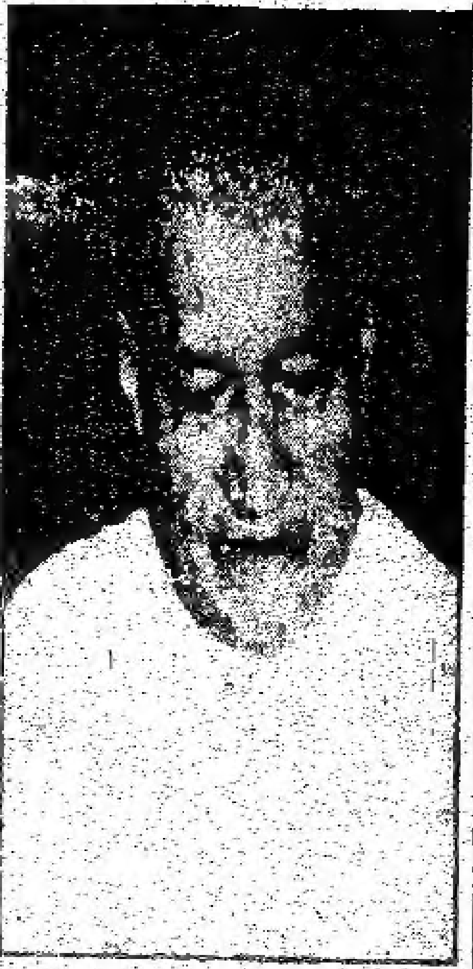
جلد: ۵
شمارہ: ۱۴

پندرہ روزہ پیغامبر اور ماہنامہ آواز کے آئندہ شماروں میں ملاحظہ

فرمایئے

اسلام • پاکستان • قائداعظم اور • علامہ اقبال کے خلاف

جوش ملیح آبادی کا زہریلا انٹرویو



میں زیر مشق رہا حسینوں کے اور مجھ پہ بجلیاں گرتی رہیں ... اب بھی گرتی ہیں الحمدللہ

آپ پر الزام ہے

✰ آپ بھٹو حکومت کے آلہ کار تھے ✰ آپ ایم آر ڈی میں حکومت نے پلانٹ کیا تھا ✰ آپ نے حکومت سے سودے بازی کی ہے
✰ آپ نے ایم آر ڈی کو سبوتاژ کرکے بھٹو فیملی سے انتقام لیا ہے ✰ آپ نے کشمیر کی سیاست سے ناانصافی کی ہے

سردار عبدالقیوم جواب دیتے ہیں

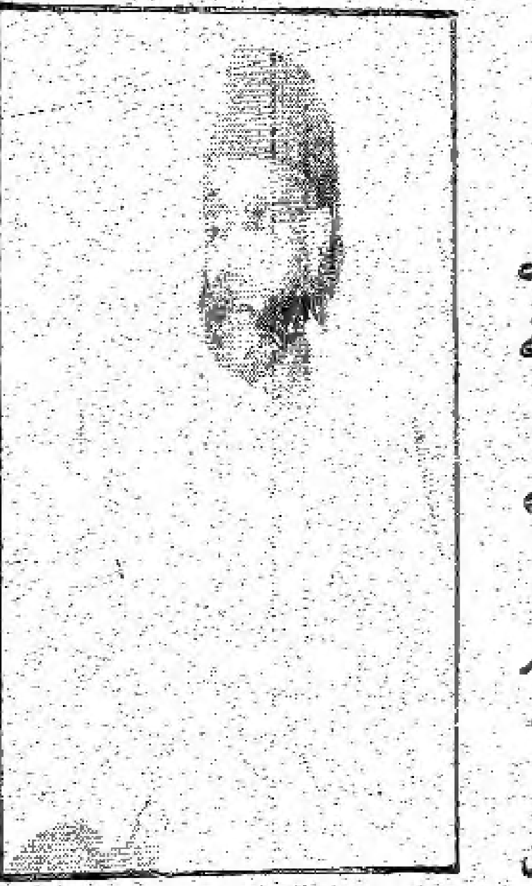
طیارہ مرتضیٰ بھٹو نے جنرل ضیاء سے مل کر اغوا کرایا تھا!

روسیوں نے افغانستان پر حملہ جنرل ضیاء کے مشورے سے کیا تھا!

انٹرویو: احمد کمال

سوال: سردار صاحب! آپ پر عائد کئے جانے والے بہت سے الزامات میں سے ایک یہ ہے کہ آپ کسی بھی حکومت کا ساتھ دینے کے سلسلے میں اس کے آلۂ کار بننے کی حد تک چلے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر لوگ کہتے ہیں کہ بھٹو صاحب نے بھی آپ کو اپنے سیاسی مقاصد کے حصول کی خاطر استعمال کیا تھا۔ کیا آپ اس الزام کے بارے میں کچھ کہنا پسند کریں گے!

جواب: میری پالیٹکس بدقسمتی سے واقعی ایسی ہے کہ ہمارا جو موجودہ سیاسی ماحول ہے اس میں یہ غلط فہمیاں بالکل ہو سکتی ہیں۔ اور وہ نہ ہوں تو مجھے تعجب ہو گا کہ وہ کیوں نہ ہوئیں اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے پالیٹکس میں گروہی سیاست کو ہمیشہ ایک حد تک رکھا ہے اور جہاں تک ملکی سیاست کا تعلق ہے میرا طرز عمل دوسرے سیاست دانوں سے الگ رہا ہے کہ میں نے گروہی سیاست کو قومی سیاست پر کبھی بھی فوقیت نہیں دی ہے۔ جس وقت قومی اور ملکی مفادات کی بات آتی ہے تو اس وقت میرے نزدیک میری ذاتی سیاست کوئی معنی نہیں رکھتی۔ اس وقت میرے سیاسی حلیف اور حریف سب میرے لئے یکساں ہو کر رہ جاتے ہیں۔ حکومت سے اور لوگوں سے سیاسی اختلافات ختم کرکے میں اس وقت ایک قومی مقام پر آجاتا ہوں۔ اور یہ طرز فکر ہماری جماعت میں صرف میرا ہی نہیں ہے بلکہ رئیس الاحرار چوہدری غلام عباس مرحوم کا بھی ساری عمر یہی انداز فکر رہا کہ جب بھی سیاست میں کوئی قومی مقام آیا تو وہاں باقی باتیں ثانوی ہو کر رہ گئیں۔ بدقسمتی ہماری یہ ہے کہ ہمارے ملک میں لوگ اپنی گروہی، جماعتی اور شخصی سیاست کو ہر مقام سے آگے گذار دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ مذہب سے بھی آگے لے جاتے ہیں۔ میں نے ایسا نہیں کیا۔ اب چاہے اسے سیاست میں میری غلطی سمجھئے یا کچھ اور۔ لیکن اگر آپ دوسرے ممالک مثلاً بھارت میں ہی دیکھ لیجئے۔ وہ بھی اپنے قومی مفادات کے سلسلے میں دوسرے تمام اختلافات کو پیچھے چھوڑ دیتے ہیں لیکن ہمارے ہاں یہ بات جائز نہیں سمجھی جاتی کہ پاکستان



میں کوئی شخص اپنے جماعتی نظریات کو ترک کرکے محض قومی مفادات کے لئے قدم اٹھائے حالانکہ "سٹیٹس مین شپ" سیاست کا ایک

کاش کوئی ایسی حکومت پاکستان میں بنتی جو مجھے خرید سکتی!

حصہ ہے۔ جب سیاست پیچھے رہ جاتی ہے لیکن ہمارے ہاں بدقسمتی سے ایسا نہیں سوچا جاتا۔ اور اگر کوئی شخص سوچتا بھی ہے تو قدم قدم پر اس کے لئے رکاوٹیں کھڑی کی جاتی ہیں۔ کبھی وہ جماعتی سیاست اور نظریات میں قید ہو کر رہ جاتا ہے۔ کہیں کچھ دوسری مصلحتیں اس کے آڑے آجاتی ہیں۔ مگر میں اس نتیجے پر نہیں سوچتا۔ ہمارے ملک کی سیاست میں قومی مقاصد کو شخصی، گروہی یا جماعتی مفادات پر فوقیت دینا روا نہیں سمجھا جاتا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ آخر ہم سیاست کس مقصد کے لئے کرتے ہیں۔ وہ مقصد ہے ملک کی سلامتی اور استحکام ہے۔ جو تمام شخصی، گروہی یا جماعتی نظریات اور مفادات سے بالاتر ہے۔ سیاست میں سٹیٹس مین شپ کے مظاہرے کا وقت جب بھی آتا ہے۔ یقینی طور پر سخت ہوتا ہے ہم پر ایسا وقت بھٹو صاحب کے زمانے میں بھی آیا۔ لیکن اس کے کہیں زیادہ سخت مقام

اس وقت آیا جب ایوب خان مرحوم برسر اقتدار تھے۔ اس وقت چوہدری غلام عباس زندہ تھے۔ اور فیلڈ مارشل صاحب سے ہمارے شدید نوعیت کے اختلافات تھے۔ اختلافات کی حد یہ تھی کہ غلام عباس جیسی شخصیت کو آزاد کشمیر کی حکومت نے فیلڈ مارشل مرحوم کے ایما پر ایکسٹرنڈ کر دیا تھا۔ حالانکہ وہ نہ کبھی الیکشن لڑتے تھے، نہ عملی سیاست میں سرگرم تھے۔ اس کے باوجود محض ان کی تذلیل و تحقیر کی غرض سے انہیں ایکسٹرنڈ کیا گیا۔ اسی تلخی کی فضا میں شیخ عبداللہ پاکستان آئے۔ اس وقت جو بھی چھوٹے موٹے سیاست دان سیاست میں سرگرم تھے۔ سب پیچھے ہٹ گئے۔ اور پھر چوہدری غلام عباس مرحوم کی ضرورت پیش آگئی۔ اگر اس وقت چوہدری غلام عباس سے چھوٹی سی غلطی بھی سرزد ہو جاتی اور اتفاقاً نہرو کا انتقال نہ ہوتا تو ساری سیاست تباہ ہو کر رہ جاتی۔ اور پاکستان کو اس کا شدید ترین خمیازہ بھگتنا پڑتا۔ لیکن ہم نے اس وقت ایوب خان سے اپنے تمام اختلافات فراموش کرکے ایک بالکل نئے اور قومی پلیٹ فارم سے پاکستان کے مفادات کی جنگ لڑی۔ اور یہ کیسر فراموش کر دیا کہ ماضی میں ایوب خان نے ہمارے ساتھ کتنی زیادتیاں کی ہیں۔ سیاست میں ہمارے اس وقت کے کردار کے مرحوم ایوب خان آخری دم تک معترف اور مداح رہے۔ اسی وقت صورت حال یہ تھی کہ وہ لوگ جو ایوب خان کے ساتھ ہر وقت رہتے تھے وہ ان کا ساتھ چھوڑ گئے۔ اور ہم نے قومی مفادات کی خاطر ان کا ساتھ دیا۔

پھر بھٹو صاحب کا دور آیا جس میں قومی اتحاد سے مذاکرات کی بات چل رہی تھی اور اس کی کوششیں شدومد سے ہو رہی تھیں۔ جبکہ قومی اتحاد بھی یو ڈی ایف ہی تھا۔ میں اصولاً اور طبعاً بھی مذاکرات کا حامی رہا ہوں۔ اور یہ سمجھتا ہوں کہ وہ لوگ جو حق پر ہوں ..... مذاکرات سے فرار ان کے حق کی نفی کرتا ہے۔ بھٹو صاحب نے اگرچہ مجھے آزاد کشمیر سے جبراً نکالا تھا۔ اور بھی کئی زیادتیاں کی تھیں۔ لیکن میں بھٹو صاحب کے ساتھ بہرحال بات چیت کے حق میں تھا۔ میں اس دوران گھر پر نظر بند رہا۔ پھر جیل بھجوا دیا گیا۔ لیکن بھٹو اور یو ڈی ایف کے رہنما دونوں

میرے نظریات سے کہ میں مذاکرات کے حق میں ہوں بخوبی آگاہ تھے۔ بات جب انتہا کو پہنچ گئی تو بھٹو صاحب کو اس کی ضرورت محسوس ہوئی کہ وہ پی این اے میں ان عناصر سے رابطہ قائم کریں جو مذاکرات کے حق میں ہیں چنانچہ مجھے جیل سے نکال کر سہالہ لایا گیا جہاں سے مجھے بھٹو صاحب کے پاس لے جایا گیا اور اگرچہ آج بھٹو صاحب مرحوم زندہ نہیں کہ وہ میری بات کی تائید یا تردید کر سکیں لیکن وہ تمام لوگ بہرحال ابھی زندہ ہیں جو اس ملاقات کے دوران موجود تھے۔ جن سے ان

سوال: پریس کانفرنس کے بعد آپ کی صدر صاحب سے ملاقات ہوئی؟

جواب: جی ہاں۔

سوال: اس ملاقات میں آپ کو کچھ مقامات بخشے گئے تھے؟

جواب: مقامات کی بات نہیں بلکہ میں نے انہیں یہ بتانے کی کوشش کی کہ ملک کے اندر کیا ہونا چاہئے۔ اور یہ دو طرح کی ملاقات تھی۔ ایک اور ملاقات پریس کانفرنس

کیا پاکستانیوں کا غیر ممالک میں مرنا جرم ہے؟

کیا غیر ممالک میں

تحریر: ایم۔ جے۔ اقبال

دل عزیز کی محبت بھی عجیب ہوتی ہے۔ پردیس میں اس کا احساس اور زیادہ شدید ہو جاتا ہے۔ اس وقت دیار غیر میں لاکھوں گھرانوں کے چشم و چراغ اپنے وطن سے دور اس کی یاد کو سینے سے لگائے جدائی کی گھڑیاں کاٹ رہے ہیں۔

شروع شروع میں تو ہر آدمی کا یہی خیال تھا کہ بہتر طور پر ناگفتہ بہ حالات کو سنوارنے کے ساتھ ساتھ اپنے والدین کے قرضے اتار کر واپس وطن روانہ ہو جائیں گے۔ لیکن دیار غیر کے معاشی اور معاشرتی حالات نے انہیں ایسا پابند کر دیا ہے۔ صورت حال یہ ہے کہ نہ وہ واپس وطن جا سکتے ہیں اور نہ ہی یہاں



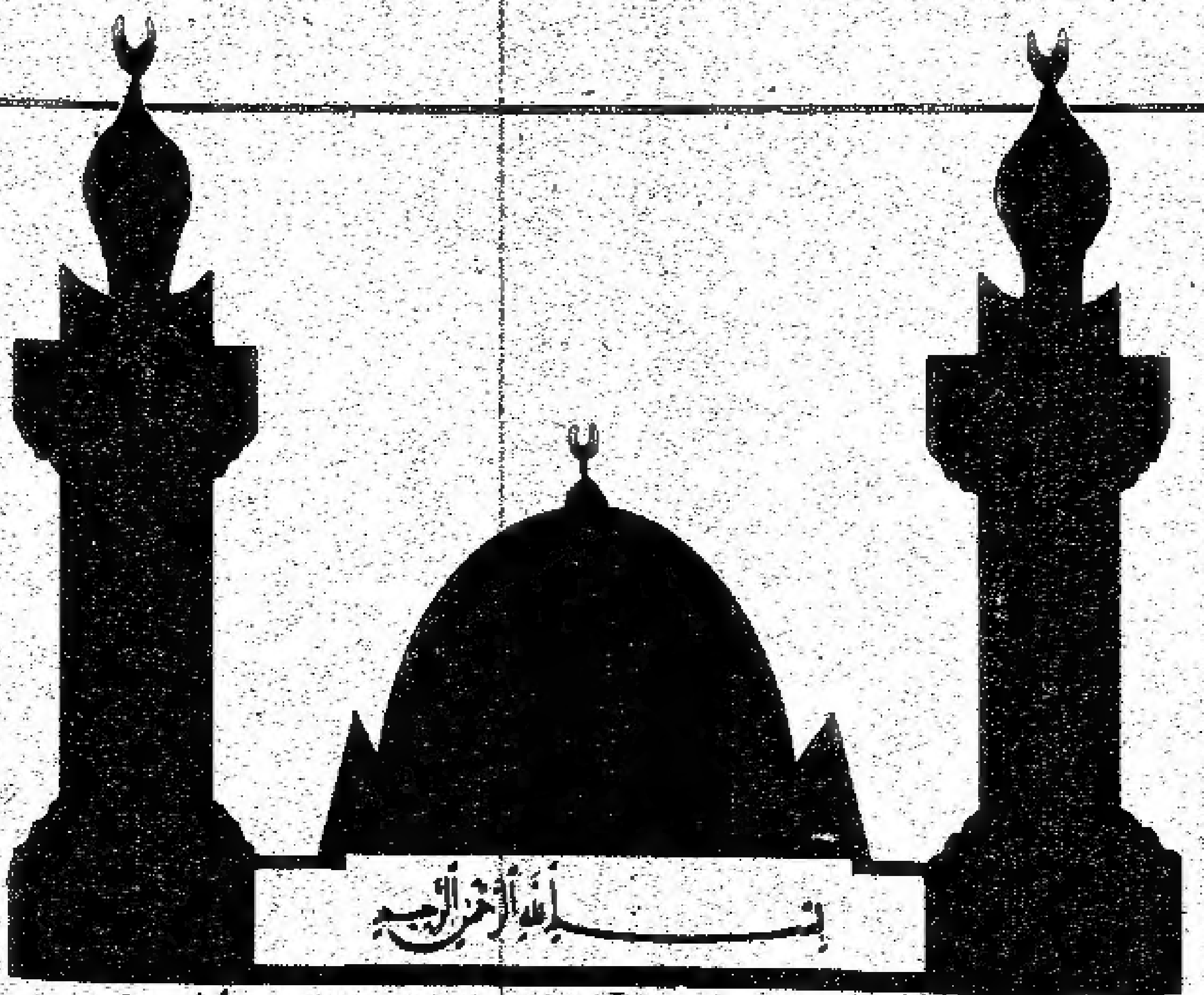
مستقل طور پر رہ سکتے ہیں۔

ہر انسان زندگی میں اچھے دنوں کا متلاشی ہے بدقسمت ہیں وہ لوگ جو اس جستجو میں اپنی زندگی کی آخری گھڑیاں دیار غیر میں گذار رہے ہیں۔

یہ دیار غیر کا شمار بھی انہی بدقسمت لوگوں میں ہوتا ہے جن کے لئے پاکستان میں ابھی ملازمت اور بہتر زندگی کے دروازے بند ہو چکے تھے۔ اس کے سامنے ایک ہی دروازہ کھلا تھا۔ جس میں داخل

وہ اپنے بیٹے کی لاش کو دیکھنے کے لئے تڑپ رہے ہیں

باقی صفحہ ۱۲ پر



كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

"مسلمانو! تم پر روزہ اس طرح فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلی امتوں پر۔ تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو"

RAMADAN

TIME TABLE FOR TORONTO & VICINITY

INTENTION

IS AN ESSENTIAL REQUIREMENT FOR FASTING. THE WORDING IN ARABIC ARE: وبصوم غد نويت من شهر رمضان

WHICH MEANS "I INTEND TO FAST TOMORROW IN THE MONTH OF RAMADAN

BREAKING FAST

WHEN THE SUN HAS SET, BREAK THE FAST WITH FOLLOWING WORDS:-

اللهم لك صمت وبك آمنت وعليك توكلت وعلى رزقك افطرت

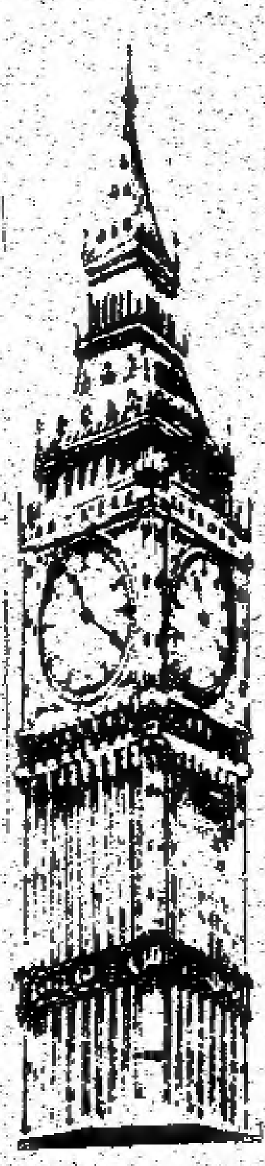
O, ALLAH I KEEP FAST FOR YOUR SAKE AND BELIEVED IN YOU, I PUT IN YOU MY TRUST AND BREAK MY FAST WITH FOOD PROVIDED BY YOU.

July/Aug. 1981 Date/Day	Ramdhan 1401 Date	Finish Sahur/Fajr	Sunrise	Zuhr	Asr	Sunset	Isha
21 Tues.	19	4.13	5.55	1.23	5.26	8.52	10.15
22 Wed.	20	4.14	5.56	1.23	5.26	8.51	10.15
23 Thurs.	21	4.16	5.56	1.23	5.25	8.50	10.15
24 Fri.	22	4.17	5.57	1.24	5.25	8.49	10.00
25 Sat.	23	4.19	5.58	1.24	5.25	8.48	10.00
26 Sun.	24	4.20	5.59	1.24	5.25	8.47	10.00
27 Mon.	25	4.22	6.01	1.24	5.24	8.46	10.00
28 Tues.	26	4.23	6.02	1.24	5.24	8.45	10.00
29 Wed.	27	4.25	6.03	1.23	5.23	8.44	10.00
30 Thurs.	28	4.26	6.04	1.23	5.23	8.43	10.00
31 Fri.	29	4.28	6.05	1.23	5.23	8.41	10.00
1 Sat. (Aug.)	30	4.30	6.06	1.23	5.22	8.40	10.00
2 Sun.	EID*						

Eid Day (DEPENDS ON THE SIGHT OF THE MOON)

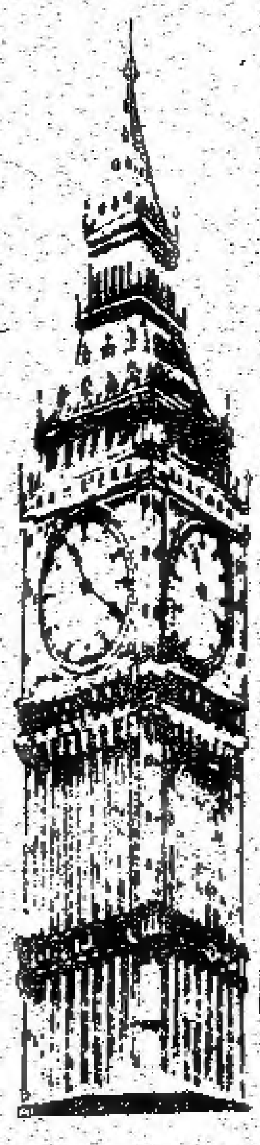
اپنی سفری معلومات و ضروریات کیلئے محمد جاوید پال کو فون کیجئے

Tel: 364 0750



With the Compliments of

Big Ben Travel



Suite 201, Victory Bldg.
80 Richmond St. West
Toronto, Ontario
Canada M5H 2A4

NORTH HILL SHOPPING CENTRE
1768 - 14 AVENUE N.W.
CALGARY, ALBERTA, CANADA
T2N 1M5
TELEPHONE (403) 289-1913

MARLBOROUGH TOWN SQUARE
3835 MEMORIAL DR. N.E.
CALGARY, ALBERTA, CANADA
T2A 2K2
TELEPHONE (403) 273-7678

IATA

34 SOUTHCENTRE MALL
100 ANDERSON RD. S.E.
CALGARY, ALBERTA, CANADA
T2J 3V1

ASTA CANADA

کرنیں

منزہ سلطانہ

آنسو انسان کے کس قدر غمخوار ہوتے ہیں جب کسی غم کا بوجھ بڑھ جاتا ہے تو بے درد اور بے جان پانی بہہ بہہ کر انسان کو ہلکا پھلکا بنا دیتا ہے آنسو جو دل اور روح کی گہرائیوں سے کرب کی دکھ اور کی غلطیوں جذب کر کے پلکوں کی جالیوں کو بھگو دیتے ہیں یہ آنسو جن میں انسان کی ہزاروں خواہشوں کی کومل اور معصوم چاندنی تحلیل ہو کر بہہ جاتی ہے۔

فدا حسین

وہ دونوں ندی کے دو کناروں کی طرح ساتھ تو چلتے ہیں مگر کبھی نہ مل پائے۔ پوچھا تو بتایا کہ اگر بچے کسی عمارت کی بنیاد کی اینٹوں سے رکھتے ہیں تو تجربہ کار معماروں کا فرض ہے کہ انہیں چونے اور سیمنٹ سے پختہ کر دیں تا کہ مسمار نہ ہو جائیں نے یہ کہہ کر تسلی دی کہ بنیاد کتنی ہی مستحکم کیوں نہ ہو، آخر تو گر ہی جاتی ہے۔

محمد اشرف

لوگ بیماری کے ڈر سے کھانا چھوڑ دیتے ہیں، لیکن عذاب کے ڈر سے گناہ نہیں چھوڑتے۔

محمد انعام

حسین خصلتیں دوستی کی علامت ہیں۔ دریا کی مانند سخاوت، سورج کی سی شفقت اور زمین کی سی تواضع۔

زاہد یوسف

جو اللہ سے نہیں ڈرتا وہ ہر ایک سے ڈرتا ہے۔ اور جو خدا سے ڈرتا ہے وہ کسی اور سے نہیں ڈرتا۔

ایم ایوب

جس علم سے نفع نہیں اٹھایا جاتا اس کی مثال اس خزانے کی سی ہے جو راہ خدا میں خرچ نہیں کیا۔

محمود حسین

دل کی امنگوں، ترنگوں، آہوں اور جذبات و احساسات کا نام محبت ہے اس کی نوعیت ہر دل، ہر جگہ اور ہر سینے میں مختلف ہوتی ہے۔ محبت کے روپ مختلف ہیں۔ محبت وطن سے ہو تو جزو ایمان بن جاتی ہے۔ محبت مذہب سے ہو تو دین بن جاتی ہے۔ خدا سے ہو تو بندگی بن جاتی ہے۔ اولاد سے ہو تو ممتا کا روپ دھار لیتی ہے۔ والدین سے ہو تو فرض بن جاتی ہے۔ دولت سے ہو تو حرص بن جاتی ہے۔ جیون ساتھی سے ہو تو زندگی بن جاتی ہے۔

محمد ایوب

بعض اوقات انسان کے ساتھ ایسے واقعات پیش آتے ہیں جن کی حقیقت ماننے کو نہ دماغ ہوتا ہے اور نہ ہی دل گواہی دیتا ہے لیکن آنکھوں کو جھٹلانے سے حقیقت نہیں بدلا کرتی۔

صفحہ ۱ کا بقیہ

عوام نے سرنڈر کیا ہے ... کے ہتھیار کو ایک مختلف طریقے سے استعمال کرتے ہوئے کرونا ڈھی، ایم جی آر، بہوگنا تک اور مگر دور تک اعلیٰ کے مزاج ٹھیک کئے ہیں۔

لیکن کشمیر نازک حیثیت کا حامل علاقہ ہے شیخ عبداللہ کا انتخاب کر کے مسز گاندھی اس الزام کو مستحکم کر رہی ہیں کہ جہاں سری نگر کا سوال آتا ہے نئی دہلی کے پاس اس کے لئے دیگر ریاستوں کے مقابلے میں دوسرا پیمانہ ہے، کشمیری نوجوان جنہوں نے وہ دن نہیں دیکھے جب شیخ عبداللہ اور جواہر لال نہرو نے شانے سے شانہ ملا کر ریاست سے راج کا خاتمہ کیا تھا۔ قومی دھارے سے الگ ہٹ جائیں گے اور جو زاویہ جموں و کشمیر کے ہندوستان کے ساتھ الحاق کے خلاف تھے وہ ان حالات سے فائدہ اٹھائیں گے۔

سچی باتیں

(از مولانا عبدالماجد دریابادی مرحوم)

حدیث کی تین معتبر و مستند کتابوں (ابوداؤد، ابن ماجہ اور نسائی) میں جو دعا مغفرت و عافیت کی درج ہوئی ہو اس کے شروع میں خود رسول اللہ صلعم کی زبان مبارک سے

اللھم انی اسئالک العفو	اے اللہ میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں
والعافیۃ فی دینی ودنیای	اور اپنے دین و دنیا میں اور
واھلی ومالی	اپنے اہل و مال میں۔

اور ایک اور حدیث و معتبر کتابوں کے حوالے سے آئی ہے اس کے شروع میں ہے۔

اللھم اغفرلی ذنبی و	اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور میرے
اخسی شیطانی	شیطان کو دور کر دے۔

یہ دعا شفیع المذنبین اور شافع برحق کی ہے۔

اور دو مستند کتابوں (ابوداؤد اور مستدرک) میں ہے کہ

اللھم قنی عذابک	اے اللہ مجھے اپنے عذاب سے بچائیو
یوم تبعث عبادک	جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائیو

اور حدیث کی دو کتابوں نسائی و ابن ماجہ میں یہ ان لفظوں میں ادا کر دی ہے

اللھم اعصمنی من الشیطان۔ اے اللہ مجھے شیطان سے محفوظ رکھ

غرض حدیث نبوی نے قطعی طور سے اس مسیحی گمراہی کی جڑ کاٹ دی ہے کہ شفاعت ہی نہیں بلکہ اصل مغفرت کسی اور کے ہاتھ میں ہے بجز اللہ وحدہ لاشریک لہ کے یہی عقیدہ مسیحیت کی اصل و بنیاد ہے۔

پیغامبر
THE MESSENGER
SOHAIL AKHTAR Tel: (416) 267-8006

جہاں بینی میری فطرت ہے لیکن کسی جمشید کا ساغر نہیں ہوں

۲۱ جولائی ۱۹۹۱ء بمطابق ۱۹ رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ

عید

عید ہر سال آتی ہے۔ اور جب تک زمان و مکان کا سلسلہ قائم ہے، عید آتی رہے گی۔ عید کے معنی خوشی کے ہیں لیکن اگر ہم خوشی کے فلسفے پر حکیمانہ انداز میں غور کریں تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ خوشی فرد کی اپنی ذات تک محدود ہو کر رہ جائے تو وہ عارضی اور محدود ہوتی ہے اور جلد غیر موثر ہو جاتی ہے لیکن وہ شخصیت سے جتنی دور ہوتی جائے اس کی پہنائی و گہرائی اور شدت میں اتنا ہی اضافہ ہوتا جاتا ہے اور اس پر اسی قدر رنگ دوام چڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ خوشی کی کیفیت و کمیت ہر اعتبار سے اجتماعی نوعیت کی ہوتی ہے۔ اس سے اس امر کی بھی توجیہہ ہو جاتی ہے کہ اسلام میں ہر عبادت جس میں عید بھی شامل ہے، اجتماعی نوعیت کی ہے — آج کے انسان کی سب سے بڑی محرومی یہ ہے کہ اسے اطمینان دل میسر نہیں، دولت مند ہو یا غریب، بوڑھا ہو یا جوان سب خوف و حزن کی آگ میں جل رہے ہیں محرومی طمانیت کا ہر کوئی شکوہ سنج ہے۔ اس کا حقیقی سبب یہ ہے کہ وہ ایمان اور حسن عمل کی سعادت سے محروم ہے۔ عید ہر سال ہمیں اس حقیقت سے آشنا کرنے کیلئے آتی ہے کہ اسلام میں ہر حسن عمل عبادت اور ہر عبادت اجتماعی ہے اور ہر اجتماعی عبادت کا حاصل ہی مسرت ہے۔ اس اصل کو ان الفاظ میں بھی بیان کر سکتے ہیں کہ عید مسلم میں اجتماعی شعور بیدار کرنے آتی ہے۔ اجتماعی شعور سے انسان میں اس حقیقت کا ایمان کا اذعان پیدا ہوتا ہے کہ انفرادی مسرت کا راز اجتماعی مسرت میں مضمر ہے۔ اس ایمان و اذعان سے انسان کی نظر میں آفاقیت اور کردار میں حسن پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ تمام بنی نوع انسان بلکہ تمام مخلوقات کیلئے رحمت بن جاتا ہے۔ علاوہ ازیں اس پر یہ حقیقت منکشف ہو جاتی ہے کہ اس کی زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کے "عیال" سے محبت کرنا ہے۔ محض زبان یا دکھاوے سے نہیں بلکہ حسن نیت اور حسن عمل سے۔ یہ یاد رہے کہ محبت میں جب احسان شامل ہوتا ہے تو اسے رحمت سے تعبیر کرتے ہیں — اس سے پہلے کہ ہماری بے اعتقادی اور سیاہ کاری ہمیں ذلت کے غار میں پھینک دے اور ہم ایک مقہور و مغضوب قوم بن جائیں ہمیں اپنے زاویہ نظر کو بدلنا ہوگا۔ ہمیں اپنے اندر اجتماعی شعور بیدار کرنا ہوگا اور ہمیں اپنے لئے نہیں بلکہ دوسروں کیلئے زندہ رہنے کا عزم کرنا ہوگا۔

تاک جھانک — محمد نثار

بڑے لوگوں کے معاشقے

عشق دردمان کے گاٹ ہے نرم اور گاٹ ہے گرم جذبات صرف کھنڈری جوانیوں تک محدود و مخصوص نہیں ہوتے بلکہ سرد و گرم چشیدہ عمر سیاستدان بھی جب سیاست کی گرمی بازار سے تنگ کر اپنے خلوت کدوں کا رخ کرتے ہیں تو اپنی تنہائیوں کو رنگین بنا کر اپنی مصروف اور پر جوش زندگی کی تھکن اور اکتاہٹ کو دور کرنے کا سامان کرتے رہتے ہیں بالخصوص ادھیڑ عمر کے سیاستدان جن کے بارے میں کنوارے شادی شدہ یا رنڈوے ہونے کی کوئی شرط نہیں خفیہ رومانی تعلقات قائم کرنے کے زیادہ شائق ہوتے ہیں بالخصوص جن معاشروں میں مذہبی اور اخلاقی قدروں کی گرفت کمزور ہے اور جنسی آزادی اور بے راہ روی عام ہے یا فیشن کا درجہ اختیار کر گئی ہے۔ وہاں نیک نام سیاستدانوں کو بھی اپنے خفیہ عشرت کدوں میں کھل کھیلنے کی نسبتاً زیادہ آزادی حاصل ہے البتہ انہیں یہ احتیاط ملحوظ رکھنا پڑتی ہے کہ ان کا رومان منظر عام پر آ کر سکینڈل بننے نہ پائے۔

آزاد مغربی معاشروں میں اگرچہ کسی کو دوسرے کی نجی زندگی پر حرف گیری کی عادت نہیں اور عام لوگ اپنے سیاسی رہنماؤں کے رومانی سلسلوں کی ٹوہ میں نہیں رہتے بلکہ اگر ان کی کوئی شوخ کہانی منظر عام پر آ بھی جائے تو وہ اس سے محظوظ ہوتے ہیں اور اسے اپنے لیڈر کی مردانگی کی علامت سمجھتے ہیں لیکن ان معاشروں میں بھی چاہے کتنی ہی جنسی بے راہ روی کیوں نہ ہو سیاسی منصب کا ایک احترام موجود ہے اور ان کی رائے عامہ اپنے سیاستدانوں کے بارے میں کسی رسوا کن سکینڈل کو گوارہ نہیں کرتی اور اگر رائے عامہ نظر انداز بھی کر دے تو مخالف جماعتوں کے رہنما اس پر طوفان کھڑا کرنے سے نہیں چوکتے یہی وجہ ہے کہ مغرب کے آزاد معاشروں میں بھی بعض اوقات کسی سیاستدان کی ایک لمحے کی جذباتی لغزش کسی بڑے سیاسی طوفان یا زلزلے رد و بدل سکا

راستے تلاش کر لیتے ہیں۔

مغربی معاشروں کی اخلاقی حالت کا تو یہ عالم ہے کہ وہاں ناجائز جنسی تعلق کو گناہ سمجھا ہی نہیں جاتا البتہ اگر یہ تعلق طشت از بام ہو جائے تو اس پر گناہ کا اطلاق ہوتا ہے اسی لئے یورپ کے صاحب حیثیت لوگ اپنی داشتاؤں کو لیڈی سیکرٹری کا روپ دے لیتے ہیں۔ اور قانون اور اخلاق کو دھوکہ دینے میں کامیاب ہو جاتے ہیں ان آزاد معاشروں میں تو سیاستدانوں کے بھی چھوٹے موٹے رومانی معاملات کو برداشت کر لیا جاتا ہے یہ حقیقت اب دنیا بھر کو معلوم ہو چکی ہے کہ امریکہ کے وجیہہ صدر جان کینیڈی کے اعصاب پر کیوبا کے میزائلوں کے بحران کے زمانے میں شدید دباؤ پڑ گیا تھا اور وہ اس اعصابی کشیدگی کو کم کرنے کے لئے کچھ خواتین کے حلقہ دوستاں سے رجوع کیا کرتے تھے۔ ایسے مواقع پر امریکی صدر کی دل پسند مہمان خواتین کو لانے کے لئے سیکرٹ سروس کے جہازوں کی خدمات تک حاصل کی گئیں ان دنوں کینیڈی کی دل بستگی کے لئے وائٹ ہاؤس میں آنے والی خواتین میں ہالی وڈ کی مشہور ممتاز مارلین منرو کا نام بھی لیا جاتا ہے جس نے ایک موقع پر فخریہ کہا تھا کہ مجھے امریکی صدر کی پریشانیوں کا بار کم کرنے کے لئے ان کی خلوت میں حاضر ہونے کا فخر حاصل ہے یہ اس زمانے کی بات ہے جب دنیا میں ایٹمی جنگ چھڑ جانے کا خطرہ

انتہا حرت کچھ دنوں تک کافی ہاؤسوں میں گپ شپ ہوتی اور بحران معاملات کو بھلا دیا گیا

مغرب میں اگر کوئی رسوا کن سکینڈل نہ بنے تو سیاستدانوں کے رومانوں پر کوئی طوفان نہیں اٹھتا کچھ سال پہلے تک تو مغربی ممالک میں اخبارات سے متعلقہ قوانین بھی اتنے سخت تھے کہ سیاستدانوں کی نجی زندگی کو کالموں میں زیر بحث نہیں لایا جاتا تھا کینیڈی کی زندگی میں جو متذکرہ رومانی واقعات پیش آئے ان کا علم چند گنے چنے صحافیوں کو تھا جن میں بینجمن بریڈلی بھی شامل ہیں جو آج کل "واشنگٹن پوسٹ" کے ایڈیٹر ہیں مگر انہوں نے اس زمانے میں اس بارے میں ایک حرف تک شائع نہیں کیا۔ یوں بھی کینیڈی انتہائی وجیہہ اور براؤن اپنے دور کی مقبول ترین شخصیتیں شمار ہوتے رہے ہیں اور پریس ان پر بھی مہربان رہا۔ اس لئے ان کی عزت داغدار نہ ہو سکی۔

اس دور کا سب سے زیادہ ہنگامہ خیز سکینڈل اس وقت پیش آیا جب برطانیہ پر ٹوری وزیر اعظم میکملن کی کابینہ کے ایک وزیر پروفیومو کا نام ایک بدنام شوگرل کرسٹائین کیلر کے ساتھ جنسی سکینڈل کے سلسلے میں سامنے آیا تو برطانیہ کی تاریخ کا بدترین بحران پیدا ہو گیا اور رائے عامہ نے ٹوری کابینہ کے خلاف طوفان کھڑا کر دیا۔ اس شوگرل کے ہاتھوں برطانیہ کے دو ممتاز ترین سیاستدانوں کا کیریئر ہمیشہ کے لئے تباہ ہو گیا دنیا جانتی ہے کہ کرسٹائین کیلر ایک پیشہ ور عورت تھی جس کے تعلقات بہت سارے افراد سے تھے مگر ہنگامہ ہوا تو اس وقت جب ایک غیر مقبول کابینہ کے وزیر کا نام اس کے ساتھ آیا۔

اس معاملے میں ہنری کسنگر کا یہ تجزیہ دلچسپ مطالعے کا موضوع ہے کہ "سیاسی اقتدار بھی دولت کی طرح عورتوں کو بھی بڑی دلچسپی ہوتی ہے اور وہ سیاستدانوں سے قریب آنے کی اس لئے خواہاں ہوتی ہیں کہ کاروبار حکومت کے رنگ ڈھنگ کچھ قریب سے دیکھ سکیں۔ مگر سیاستدان کا کمال یہ ہونا چاہئے کہ بے شک ان ملاقاتی عورتوں سے بڑھ چڑھ کر باتیں کرے مگر کوئی قابل قدر بات سرے سے نہ بتائے"۔ سیاستدانوں کے لئے یہ بڑا صائب مشورہ ہے اس میں نہ صرف رسوائی کا امکان نہیں رہتا بلکہ جاسوس عورتوں سے بھی تحفظ حاصل رہتا ہے۔

ایک اور بزرگ امریکی ... ان نے نیویارک ٹائمز کے ایک صحافی کو ... ارمیں لے کر کہا تھا کہ ہم سیاستدان بھی عام ... انسان ہیں

اور ہم میں سے کئی ایسے ... ہیں جو ازدواجی زندگی کے بارے میں کوئی سکینڈل سننے کی تاب نہیں رکھتے اس لئے کامیاب سیاستدان کے لئے یہ ضروری ہے کہ چاہے گھر میں بیوی کے ساتھ اس کی بات بھی نہ ہوتی ہو مگر انتخابی جلسے یا جھولوں کی نمائش میں لوگوں کے سامنے آئے تو بیوی کے بازو میں بازو ڈال کر مسکراتا ہوا آئے اور اپنی ناکام شادی کا بھی انجام طلاق کی صورت میں نہ ہونے دے۔

اس امریکی سیاستدان نے بلاشبہ بڑے پتے کی بات کہی ہے یہ محض اتفاق نہیں کہ امریکہ اور برطانیہ میں آج تک ایسا کوئی شخص انتخابات کے ذریعے کسی اعلیٰ عہدے پر منتخب نہیں ہو سکا جس نے اپنی بیوی کو طلاق دے رکھی ہو۔ آج امریکہ کی طاقتور سینٹ کمیٹی کے چیئرمین ولبر ملز کا ارجنٹائن کی نیم عریاں حسینہ فینی فوکس کے ساتھ رومان کسے یاد ہے یا رلوگ اس قصے



لیڈی ماؤنٹ بیٹن کا عاشق زار

نہرو لیڈی ماؤنٹ بیٹن سے عشق نہ فرماتے تو
برصغیر بڑی مشکل سے تقسیم ہوتا

کا قصہ بھی بھول گئے ہیں جس کی خدمات امریکی کانگرس میں ایک ٹائپسٹ کی حیثیت سے حاصل کی گئی تھیں مگر جس کا بیشتر وقت ایک عیاش صفت سینیٹر کے ساتھ تنہائیوں میں گزرتا تھا حال ہی میں امریکہ کے اندر ریٹا جینریٹ کے اعترافات شائع ہوئے ہیں جن میں امریکی وزارت دفاع کے دفتر میں ہونے والی رنگ رلیوں کی انتہائی شرمناک تفصیلات درج ہیں مگر امریکی معاشرے میں اس پر عوامی اضطراب کی ہلکی سی لہر بھی نہیں ابھری۔

اس کے برعکس ہمارے مشرقی معاشروں میں سیاستدانوں کے جنسی سکینڈل برائے نام ہی سامنے آتے ہیں ان کی بڑی وجہ تو یہی ہے کہ یہاں ازدواجی زندگی کی بنیادیں بڑی پائیدار ہیں اخلاق اور مذہب کی تعلیمات اور اقدار کا بھی بڑا غلبہ ہے اور یہاں کے سیاستدان اپنی نجی زندگی پر رازداری کے دبیز غلاف بھی چڑھائے رکھتے ہیں۔ پاکستان میں اس معاملے میں صرف دو سیاستدانوں کا ذکر ہوتا رہا ہے ایک حسین شہید سہروردی کا جن کی کلفٹن والی خواب گاہ میں چاروں دیواروں پر ہر سمت بیں آئینے لگے ہوئے تھے مگر اس خواب گاہ کی شبینہ داستانوں کا علم سہروردی صاحب کے قریبی دوستوں کے سوا کسی کو نہ تھا تاہم ایک بار غیر ملکی دورے میں وہ ایک خاتون کے ساتھ ہم رقص تھے تو کسی نے ان کی تصویر اتار لی اور وہ پاکستان کے اخبارات میں چھپ گئی جس پر سہروردی کے خلاف بڑا طوفان اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ دوسرے پاکستانی سیاستدان ذوالفقار علی بھٹو تھے جن کے بارے میں کئی داستانیں خلوتیاں راز کے حوالے سے عام ہوئیں حسنہ شیخ کا ذکر تو اخبارات تک میں آیا اس پر کچھ اخبار نویسوں نے جب بھٹو صاحب کی توجہ دلائی تو انہوں نے وڈیروں کے سے خوش باش انداز میں اس کا یہ جواب دیا تھا "میں نے کوئی خفیہ شادی نہیں کی میری ایک ہی بیوی ہے مگر آپ بتائیں کہ جوانی کے مزے کس نے نہیں لوٹے۔ کیا آپ نے نہیں لوٹے؟"

ہمارے ہمسایہ ملک بھارت میں ایک معروف سیاستدان راج نرائن نے ایک بار بزرگ بھارتی سیاستدان مسٹر جگ جیون رام کو رسوا کرنے کے لئے ایک تصویری کاپیاں پارلیمنٹ کے ارکان میں تقسیم کیں جس میں جگ جیون رام کے بیٹے سریش کمار میرٹھ کی ایک خاتون کے ساتھ نظر آ رہے تھے بعد ازاں مسز مانیکا گاندھی نے یہی تصویر اپنے اخبار "سوریا" میں بھی شائع کی مگر اسے ایک بدتمیز حرکت تصور کیا گیا۔

بھارت کے اندر اور باہر ایک ... لارڈ ماؤنٹ بیٹن کی اہلیہ ایڈوینا کے ساتھ پنڈت جواہر لال نہرو کی دوستی کا جو افسانہ ہے موجودہ نسل بڑی حد تک فراموش کر چکی ہے مگر یہ اعتراف تو اس عہد کے کئی مورخین اور وقائع نگاروں نے کیا ہے کہ پنڈت جی اپنے دل میں اس انگریز خاتون کے بارے میں انتہائی نرم گوشہ رکھتے تھے لیونارڈ موسلے کی شہرہ آفاق کتاب "برٹش راج کے آخری ایام" میں یہ اعتراف موجود ہے کہ پنڈت نہرو ملک کی تقسیم پر کسی طور پر آمادہ نہیں ہو رہے تھے جبکہ فرقہ وارانہ فسادات کی شدت نے ماؤنٹ بیٹن کی اہلیہ کو بڑی شدت سے یہ احساس دلایا تھا کہ اب تقسیم ملک کے سوا کوئی سیاسی حل نہیں رہا اس پر ماؤنٹ بیٹن نے پنڈت نہرو کو تقسیم پر قائل کرنے کے لئے اپنی اہلیہ کو بھیجا جنہوں نے بالآخر پنڈت جی کو قائل کر لیا اس پر مولانا ابوالکلام آزاد نے بھی خوشگوار حیرت کا اظہار کیا تھا اس بارے میں موسلے نے یہ دلچسپ فقرہ لکھا ہے "جو شخص ایک عمر تک آزاد متحدہ ہندوستان کے لئے لڑتا رہا اور جس نے قدم قدم پر مسلم لیگ کی مخالفت کی بالآخر ایک عورت لیڈی ماؤنٹ بیٹن نے اسے جیت لیا۔"

ایٹمی بحران کے دنوں میں صدر کینیڈی کی سکون بخش محبوبہ کون تھی؟



جان کینیڈی — "حسینوں کی جان"

باعث بن جاتی ہے۔ سیاست دان بھی بہرحال گوشت پوست کے بنے ہوتے ہیں اور اپنی عمر رسیدہ بیویوں پر قناعت کرنے کی بجائے شام کے بعد کے کچھ لمحات کو رنگین کرنے کی فکر میں غلطاں رہتے ہیں ان کے لئے اپنی ادھیڑ عمر بیویوں کی رفاقت صرف استقبالیہ یا نمائشی تقریبات کی حد تک ضروری ہوتی ہے اور باقی ... اوقات وہ بیوی بچوں سے الگ گزارتے ہیں یہی وجہ ہے کہ کامیاب سیاستدانوں کی ازدواجی زندگی بالعموم روکھی پھیکی ہوتی ہے اور اس کی ساری چمک دمک محبت اور رومان کی روشنی کی بجائے نمائشی ٹھاٹھ باٹھ کی مرہون منت ہوتی ہے گھریلو زندگی کا یہ رواجی چلن بھی بعض سیاستدانوں کی رومانی حس کی پیاس بھڑکا دیتا ہے اور اس تشنہ کامی کو دور کرنے کے لئے وہ چور

لاحق ہو گیا تھا اور صدر کینیڈی نے کریملن کے ناخداؤں کو اپنی مونچھ نیچی کرنے پر مجبور کر دیا تھا یوگوسلاویہ میں آنجہانی مارشل ٹیٹو کو دلیرانہ کا سا درجہ حاصل تھا مگر یوگوسلاوی عوام ان کی حسن پرستی کی برملا داد دیا کرتے تھے انہوں نے ذاتی دوستی کے لئے ہمیشہ حسین ترین خواتین کا انتخاب کیا اسی لئے ایک بھارتی اخبار نویس ڈولو مہتہ سے پراگ کے قیام کے دوران یوگوسلاوی احباب نے بڑے فخر سے کہا تھا "دیکھا ہمارا صدر کس غضب کا مرد ہے اور اس کی نگاہ کتنی باکمال ہے جو خوبصورت چہروں کی تلاش میں کبھی غلطی نہیں کرتی انڈونیشیا کے مرحوم صدر سوئیکارنو کی عاشق مزاجی کی داستانیں بھی زد خاص و عام ہیں مغربی جرمنی میں ولی برانٹ کے کئی رومان جرمن اخبارات کے کالموں کی زینت بن چکے ہیں مگر ان پر کوئی ناخوشگوار طوفان نہیں



ٹیٹو — "غضب کا مرد"

زیر آب ٹیلیویژن سنٹر

فرانس کی ایک کمپنی نے حال ہی میں سمندر کی تہہ سے ٹیلیویژن تصاویر کی ترسیل و وصول کا ایک نیا نظام قائم کیا ہے۔ یہ نظام سمندر کی تہہ سے صاف ستھری ٹی وی تصاویر کسی تار کے بغیر مہیا کرے گا۔ تصویر تین ہزار فٹ کی گہرائی سے بھی بھیجی جا سکتی ہے۔ اس نظام کو فرانسیسی فرم "پٹرولیم اور زیر آب تحقیقاتی اداروں" میں خاصی مقبولیت حاصل ہو رہی ہے۔

بھارتی انکم ٹیکس افسروں کی سری نگر پر یلغار کا آنکھوں دیکھا حال

۱۲ اپریل کے دن دہلی کے ہوائی اڈے پر ۲۵ سے کچھ زیادہ افراد جمع تھے ان میں کوئی خاص بات نہیں تھی جو انہیں سینکڑوں ان افراد سے ممتاز کرتی جو صبح پرواز کرنے والے طیاروں کے منتظر تھے۔ ان میں چند پریشان سے تھے اور ان کی ہنسی اور خوش مزاجی خلاف فطرت معلوم ہو رہی تھی لیکن شاید ہی کسی نے اس بات کا احساس کیا ہو۔ انہیں یہ تک علم نہ ہو پایا کہ اس گروہ کے تمام افراد کسی طیارے کی پرواز کے اعلان کے بغیر ہی ایک ایئر بس میں سوار ہونے کے لئے ہوائی اڈے کی انتظارگاہ سے کب نکل گئے۔

کیونکہ اس مخصوص ایئر بس میں سوار ہونے والے تقریباً تمام افراد کو منزل نامعلوم تھی انہیں اپنی منزل کا پتہ اس وقت چلا جب طیارہ فضا میں تھا۔ وہ سری نگر جا رہے تھے۔

دو سینئر عہدیداروں نے ان افراد سے خطاب کیا اور انہیں مہم کے عام منصوبے سے آگاہ کیا۔ نقشے دیئے گئے افراد کو چھوٹے چھوٹے دستوں میں تقسیم کیا گیا۔ ہر دستے کا لیڈر مقرر کیا گیا۔ اور نقشے میں ہر ایک کے نشانے کی نشاندہی کی گئی۔ جب طیارے میں زمین پر اترنے سے قبل "اپنی" حفاظتی پیٹیاں کس لیجئے" کی تختی روشن کی گئی اس وقت تک ہر دستے اور ہر شخص کو معلوم ہو چکا تھا کہ اسے کیا کرنا ہے۔

طیارے کے ہوائی پٹی پر رکتے ہی یہ تمام پھرتی سے اترے اور ہوائی پٹی کے نزدیک کھڑی ہوئی منتظر بسوں میں سوار ہو گئے، ہر ایک شخص کو اس گاڑی کا نمبر بتایا گیا جس میں اسے سوار ہونا تھا۔ ان کی حفاظت کے لئے مقامی پولیس کی بجائے سنٹرل ریزرو پولیس کا انتظام کیا گیا تھا جو ان کے ساتھ جانے کے لئے موجود تھی۔ وہ تیز رفتاری سے شہر میں بکھر گئے، سری نگر میں انکم ٹیکس کے چھاپوں کی عظیم مہم کا آغاز ہو چکا تھا۔

جلد ہی وہ اپنے مقررہ نشانوں تک پہنچ گئے جور مغلانہ اینڈ کشمیری جوہری، شاہ سنز اینڈ شاہ کارپٹس قالین فروش۔ راج ساہنی اور دوسی سی مہرا تاجر جو شالوں کے بیوپاری تھے۔

ان اداروں کے مالکان شیخ عبداللہ سے قریب تھے لیکن ستوان سے قریبی رشتہ دار تھے۔ شیخ عبداللہ کی ایک صاحبزادی اسی گھرانے میں بیاہی گئی تھی۔

یہ افسران تاجروں کے گھروں اور دفاتر میں داخل ہوئے اور انہوں نے فائل کیبنٹ الماریوں اور میزوں کی درازوں میں جھانکنا شروع کر دیا۔ ان میں رکھی ہوئی اشیاء کا معائنہ کیا گیا ان مقامات پر موجود ہر شخص یہاں تک کہ بچوں سے بھی سوالات کئے گئے۔ ایک سوال خصوصی طور پر ہر ایک سے کیا گیا وہ یہ تھا کہ شیخ عبداللہ کے ان سے کیا تعلقات ہیں۔ یہ صرف کالے دھن کو برآمد کرنے کے لئے سخت ترین خانہ تلاشی ہی نہ تھی۔ بلکہ ان گھرانوں کے بارے میں مکمل تحقیقات تھی۔

لیکن شیخ عبداللہ اور جموں و کشمیر کی حکمران قومی کانفرنس کی نگاہ میں یہ محض ٹیکس کا چھاپہ نہیں تھا بلکہ مرکز کی ایک حملہ آور فوج تھی۔ جو ریاست کو گوشمالی کے لئے روانہ کی گئی تھی۔

شیخ صاحب نے خود کہا ہے کہ کالا دھن چاہے نئی دہلی میں ہو یا سری نگر میں ضبط کیا جانا چاہئے لیکن کالے دھن کے بونڈز پر مرکزی مالیات کا اعلان ایک مقررہ مدت کے لئے کالے دھن پر عام معافی تھی۔ اور چھاپے بونڈ خریدنے کے لئے مقررہ مدت کی آخری تاریخ ۳۰ اپریل سے ۱۸ دن قبل مارے گئے۔ جب کہ جموں و کشمیر میں انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی باضابطگی بھی متنازعہ مسئلہ ہے اور سپریم کورٹ میں سماعت کے لئے التوا میں ہے۔ اسی لئے مکمل مہم مشکوک تھی اور اگرچہ کوئی شخص اس طریقے کی مذمت کئے بغیر نہیں رہ سکتا جو شیخ عبداللہ کے متعلقین نے ردعمل کے اظہار کے لئے اپنایا تھا کہ افراد کو انکم ٹیکس کے عملے کے افراد پر حملے کروائے جائیں لیکن کئی افراد ایسے ہوں گے جو ان چھاپوں کے پس پشت مقاصد کے سلسلے میں مشکوک ہوں گے۔

سب سے زیادہ پریشان کن امر سنٹرل ریزرو پولیس کا استعمال ہے اگرچہ یہ خوش قسمتی تھی کہ جب ٹیکس کے عملے پر حملہ کیا گیا تو انہیں اپنے اسلحہ کے استعمال کے لئے طلب نہیں کیا گیا۔

مرکز نے ریاستی حکومت کو بھی سنٹرل ریزرو پولیس کے استعمال سے آگاہ نہیں کیا۔ دیگر الفاظ میں نئی دہلی کو سری نگر پر اعتماد نہیں تھا اور وہ مقامی پولیس کی وفاداری سے بھی مشکوک تھی۔ جو فی الحقیقت ہندوستانی پولیس کے ایک عہدیدار کی ماتحتی میں کام کر رہی ہے۔

جب ہوائی اڈے پر سنٹرل ریزرو پولیس کی ایک بھاری تعداد اتری تو مقامی پولیس انہیں دیکھ کر حیران رہ گئی۔ سنٹرل ریزرو پولیس کی اس علاقے میں موجودگی کی ایک وضاحت یہ کی گئی کہ ہندوستانی طیارے کو اغوا کر لیا گیا ہے اور سنٹرل ریزرو پولیس کو سری نگر کے ہوائی اڈے کی حفاظت کے لئے بھیجا گیا ہے خدشہ ہے اغوا شدہ طیارہ سری نگر بھیجا جائے گا۔

ریاستی حکومت سے مشورہ کئے بغیر سنٹرل ریزرو پولیس کا استعمال دیگر غیر کانگریسی ریاستوں کے لئے تشویش کا باعث ہو گا، لیکن ہر انسان یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ آیا مسز گاندھی مغربی بنگال یا کیرالہ کے خلاف یہ اقدام کرنے کی ہمت کر سکتی تھیں جہاں کمیونسٹوں کی حکومت ہے۔

شیخ اگر یہ محسوس کریں تو بے جا نہ ہو گا کہ مرکز نے کشمیر میں طاقت کا مظاہرہ کرنے کے لئے یہ مہم اس لئے روانہ کی کہ مسز اندرا گاندھی جموں لانے جموں و کشمیر میں کہا تھا کہ وہ کسی بھی حکومت کو آدھے گھنٹے میں برطرف کر سکتی ہیں۔ کشمیر کو خواہ یہ جتلانا چاہتی تھیں کہ شیخ عبداللہ اتنے بلند نہیں ہیں جتنا کشمیری

بقیہ صفحہ ۳ پر

JULY 21, 1981

MESSENGER
FORTNIGHTLY NEWSPAPER
پیغامبر
P.O. Box 2114, Station R, Scarborough, Ont. Canada M1N 2E5
Editor & Publisher SOHAIL AKHTAR
Tel. (416) 267-8006
VOL. 5 NO. 14

قادیانیوں کے ترجمہ قرآن کی اشاعت پر پابندی لگائی جائے

سعودی عرب میں سترہ قادیانی ملازموں کا پتہ چلا ہے۔ مولانا منظور احمد چنیوٹی

گذشتہ دنوں مولانا منظور احمد چنیوٹی بیرونی ممالک میں چھ ماہ کے تبلیغی دورے کے بعد کراچی پہنچے تھے انہوں نے ایک خصوصی انٹرویو دیا۔

سوال:- آپ تقریباً چھ ماہ کے تبلیغی دورے کے بعد واپس آئے ہیں کیا آپ بتائیں گے کہ کن کن ملکوں کا دورہ کیا۔ ان ملکوں کے حالات کیا ہیں اور کس ملک میں آپ نے کیا کام کیے؟

جواب:- میں ۹ مئی کو انگلستان گیا تھا۔ پھر سعودی عرب گیا وہاں سے پھر اکتوبر کو [illegible] نائیجیریا، گھانا اور مغربی افریقہ کے دورے پر گئے۔ [illegible] متحدہ عرب امارات، ریاض اور دہران کے دورے کے بعد اب وطن واپس آیا ہوں۔ سعودی عرب میں رابطہ عالم اسلامی کے سیکرٹری جنرل اور محکمہ افتاء و ارشاد کے سربراہ شیخ عبدالعزیز بن باز سے ملاقاتیں کیں اور بہت سی تجاویز پیش کیں [illegible] نے بعض فوری نوعیت کی تجاویز منظور کیں [illegible] علاوہ ازیں [illegible] کے احکامات بھی جاری کر دیئے ہیں۔

اصل میں قادیانیوں نے انگلستان میں [illegible] مسیح کے عنوان پر ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد کی، یہ کانفرنس اسی تاریخ میں [illegible] منعقد ہوئی تھی [illegible] خطیر رقم خرچ کی تھی [illegible] زبردست پروپیگنڈا کیا تھا۔ اخبارات میں مضامین شائع کرائے اشتہارات [illegible] مسلمان خاصے پریشان ہوئے۔ ہم نے مشورہ کیا اور دوستوں نے فیصلہ کیا کہ جوابی کارروائی ہونی چاہیئے۔ چنانچہ ہم نے [illegible] کے ریجنٹ پارک کی مسجد میں جناب [illegible] کی زیر صدارت ۱۹ اور ۲۰ جولائی کو شاندار [illegible] مسیح کانفرنس منعقد کی۔ اس میں علامہ خالد محمود [illegible] اکیڈمی نے بڑی زبردست اعانت اور مدد کی۔ اس کانفرنس میں رابطہ عالم اسلامی، مصر، ترکی اور متحدہ عرب امارات کے نمائندے بھی شریک ہوئے ہم نے قادیانیوں کو مناظرے اور مباہلے کا چیلنج دیا مگر کوئی نہ بولے۔ کانفرنس میں ان کے نمائندے بھی آئے تھے مگر انہیں بات کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔

پھر ۹ اور ۱۰ اگست کو شاہجہان مسجد ووکنگ میں ختم نبوت کانفرنس کی اس کی صدارت پاکستان [illegible] وزیر جناب قطب الدین [illegible] قادیانی نمائندے آئے مگر سوال یا اعتراض کی انہیں [illegible]

جرأت نہیں ہوئی اور وہ ہمارے چیلنج کا کوئی جواب نہ دے سکے۔

اس کے بعد میں نے انگلستان کے مختلف شہروں کا دورہ کیا اور پاکستان کی اس قرارداد کی وضاحت کی جس کے تحت ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی نے [illegible]

[illegible]

ایک اور خبر [illegible] ۱۸ قادیانی تائب ہو گئے [illegible]

[illegible]

بقیہ: صفحہ اول سے آگے

[illegible]

Walayat Ali.
Opp: Clifton Plaza.
Tipu Rd.Rawalpindi.
Pakistan.